www.novelsclubb.com
سمعیہ عدنان
عمرِ گزشتہ
ناولز کلب
Creation حیانور
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عمرِ گزشتہ

از قلم

سمعیہ عدنان

www.novelsclubb.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قسط ۱ : قتل شغل شماست

مجھ کو شکوہ ہے میرے بھائی کہ تم جاتے ہوئے
لے گئے ساتھ میری عمر گزشتہ کی کتاب
اس میں تو میری بہت قیمتی تصویریں تھیں
اس میں بچپن تھا میرا اور میرا عہد شباب
اسکے بدلے مجھے تم دے گئے جاتے جاتے
اپنے غم کا یہ دمکتا ہوا خون رنگ گلاب
کیا کروں بھائی، یہ اعزاز میں کیوں کر پہنوں؟
مجھ سے لے لو میری سب چاک قمیضوں کا حساب
آخری بار ہے، لو مان لو اک یہ بھی سوال
آج تک تم سے میں لوٹا نہیں مایوس جواب
آ کے لے جاؤ تم اپنا یہ دمکتا ہوا پھول
مجھ کو لوٹا دو میری عمر گزشتہ کی کتاب

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ایک عجیب صبح تھی- ماہ رخ کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اس صبح کے بارے میں کیا بات عجیب تھی- سورج ویسے ہی نکلا تھا-سورج کی سنہری مخروطی انگلیوں نے جیسے ہی سبزہ زار کو چھوا، بہار کا موسم کھلکھلا اٹھا-مارچ کا مہینہ تھا،اسلئے ہلکی ہلکی پھوار نے ہی موسم کو خوشگوار بنا دیا تھا-یہ صبح بھی ویسے ہی تھی جیسی مارچ کے گزشتہ دن گزرے تھے-ٹریفک کی مدھم آواز کمرے میں دھیما سا شور مچاتی بھی ویسی ہی تھی- کراچی تو ہمیشہ سے ایک مصروف شہر تھا- یہاں نہ وقت کسی کے لئے رکتا ہے، نہ ہی اسپ عمر اپنی رفتار میں کمی برتتا ہے-کراچی ان کا شہر تھا جو بڑے خواب دیکھتے ہیں اور انکی تکمیل کے لئے کبھی بھی انتھک محنت کرنے سے نہیں گھبراتے-یہ وہ جگہ ہے جہاں visionaries رہتے ہیں-ایسی ہی ایک وہ بھی تھی- چھبیس برس کی ماہ رخ ذوالفقار محنت کر کے حیدر آباد سے یہاں کراچی جیسے competitive شہر میں نہ صرف آ کے بسی تھی، بلکہ یہاں اپنا بزنس بھی بسایا تھا- اسکی ادھ کھلی کتاب بھی کل رات کی طرح میز کے سرہانے رکھی تھی، شاید وہ رات کو پڑھتے ہوئے ہی سو گئی تھی-وہ کل رات کو تقریب سے واپس آتے ہی اپنے کمرے کی جانب آئی تھی،اس نے لباس تبدیل کرنے کا تکلّف بھی نہیں کیا تھا-حمیدہ نے اس سے کھانے کی بابت پوچھا تو بھی اس نے انکار کر دیا تھا- اب کہاں اس کا دل چاہتا تھا کھانے کو-نہ ہی کھانے کی رغبت تھی، نہ کھانے کی چاہ- وہ برا سا منہ بنا کے اٹھی اور حمیدہ کو آواز دی-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حمیدہ تمہیں کتنی دفعہ بتایا ہے میری کافی صبح ہوتے ہی کمرے میں لے آیا کرو۔ تمہیں سننے کا کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتادو، میں کوئی ایسی ملازمہ ڈھونڈ لونگی جس کے کان طبعی طور پر ٹھیک ہوں۔"

اس نے اپنے ازلی انداز میں ملازمہ کو ڈپٹا اور اسے ایک گھوری سے نوازتے ہوئے کمرے کے ساتھ جڑے لگژری واشروم میں گھس گی۔ تقریبا دس منٹ بعد وہ واشروم سے باہر آئی تو اسکے چھوٹے سیاہ بال گیلے تھے، اسنے اپنے کندھوں پہ تولیہ ڈالا ہوا تھا اور اسکی پلکوں سے پانی کی ننھی ننھی بوندھیں ٹپک رہی تھیں۔ماہ رخ ایک عام شکل وصورت والی لڑکی تھی لیکن کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ پرکشش نہیں تھی۔اسکی آنکھیں توجہ کھینچتی تھیں کیونکہ وہ بہت تیز دھاری تھیں۔ سرمئی، قاتل آنکھیں۔وہ آنکھیں لوگوں کو تجسّس میں مبتلا کرتی تھیں، پر اسرار تھیں، دلکش تھیں۔رنگت اسکی صاف سی، زردی مائل تھی۔ اسنے ہلکی سرمئی رنگ کے قمیص شلوار پر ہلکے گلابی رنگ کا دوپٹہ لے رکھا تھا، جو ابھی ٹھیک سے سیٹ نہیں کیا گیا تھا، محض کندھے پہ لٹکایا گیا تھا۔وہ عام تھی اور شاید یہی عام ہونا اسے خاص بناتا تھا۔بلکہ وہ اتنی بھی عام نہیں تھی۔اسنے اپنی تعلیمی کارکردگی سے سب کو حیران کردیا تھا۔سب اسے غسور، خاموش طبعیت اور بدمزاج سمجھتے تھے۔ایسی لڑکی سمجھتے تھے جس کو نہ ہی پڑھنے لکھنے کا شوق ہے، نہ ہی گھر بسانے میں دلچسپی۔کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ کتنے اونچے خواب دیکھتی تھی۔کوئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں جانتا تھا کہ وہ ماضی میں کیا کرنے "والی" ہے، لیکن ماضی تو وہ بھی اپنا نہیں جانتی تھی- یا شاید کہنا چاہیئے کہ "ابھی" نہیں جانتی تھی-

"حمیدہ میرا ناشتہ لگادو پلیز، مجھے آج ذرا جلدی نکلنا ہے اور ہاں اگر آج مالی بابا نہ آئے تو انکے گھر کال کر کے بتادینا کہ اب انکو آئندہ بھی آنے کی ضرورت نہیں ہے- سارے سست لوگ مجھے ہی تو مل گئے ہیں-" حکم جاری کرتے ہی وہ اپنے فون پر میٹنگز کا schedule وغیرہ دیکھنے لگی-

"جی بی بی جی- میں بول دونگی آج ہی- آپ فکر مت کریو جی، جب تک حمیدہ زندہ ہے نہ آپ کے کام میں کوئی رکاوٹ نہیں آنی، ہاں!"

"میرے کام میں رکاوٹ آئے یا نہ آئے، تمہاری بلاوجہ کی باتیں زیادہ اور کام کم کرنے کی وجہ سے میرے ناشتے میں رکاوٹیں ضرور آجاتی ہیں، اسلئے میرا ناشتہ لگادو- میں دوبارہ نہیں بولوں گی-" اسکے انداز پہ حمیدہ کا دل اندر تک جل ہی تو گیا تھا-

(ہونہہ- آئی وڈی، میم صاب لگ گئی ہے تو کیا اب حکم ہی چلاتی رہیگی؟) لیکن پھر اس نے خاموش رہنے میں ہی اپنی بہتری جانی اور محض سر تسلیم خم کرتی کچن کی جانب بڑھ گئی- حمیدہ پہلے اسکے نانا اور نانی کی ملازمہ ہوا کرتی تھی، پھر ان دونوں کے انتقال کے بعد وہ ماہ رخ کے پاس ہی کراچی آگئی۔ ماہ رخ نے کبھی کسی کو نہیں بتایا کہ اسے حمیدہ نامی اپنی ہم عمر عورت کا ساتھ اچھا لگتا تھا۔ اس کی باتیں گھر کی خاموشی میں ارتعاش پیدا کرتی تھیں تو تنہائی کم چبھتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب ماہ رخ اپنے کمرے سے نکل کر گھر کے وسط میں بچھی لمبی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گئی۔اس کا گھر وسیع رقبے پر پھیلا ہوا تھا، باہر کی جانب ایک لان تھا جہاں چھوٹی اگی گھاس فرحت اور تازگی کا احساس بخشتی تھی۔لان سے اندر آؤ تو ایک راہداری سی تھی جس کے اگلے سرے پر برآمدہ پھر لاونج اور ڈائننگ ہال آتا تھا۔لاؤنج سے نکلو تو جا بجا کمرے تھے۔کسی کو اس نے کتابوں کا کمرا بنا دیا تھا،اور کسی کو گھر کے اندر کام کرنے کے لئے آفس۔یہ سب اس کے بزنس کی بدولت تھا۔ والدین کی موت کے بعد اس کو نانا نانی نے پالا تھا۔جب وہ انیس برس کی تھی تو چھ مہینے کے فاصلے سے وہ دونوں بھی چل بسے۔پھر وہ BBA اور MBA کرنے کراچی آگئی جہاں اس نے مالی اخراجات پورے کرنے کے لئے مختلف اسکولوں اور کتب خانوں میں پڑھائی کے ساتھ ساتھ نوکری جاری رکھی۔جب وہ اکیس سال کی ہوئی اور اس کے پاس مطلوبہ رقم جمع ہو گئی تو اس نے ایک بزنس شروع کیا اور اس کی ترقی کے لیے دل جمعی سے کام کیا۔ایسے اب وہ ایک مشہور ٹیکسٹائل مل کی مالک تھی۔جب وہ ناشتے کے لئے گود میں ناپکن بچھا رہی تھی تو سادہ قمیض شلوار کے بجائے cream رنگ کے بزنس سوٹ میں ملبوس تھی جو اسکی شخصیت کو اور بھی بارعب بنا رہا تھا، بال اب جوڑے میں مقید تھے، جو فرنچ طرز پہ باندھا گیا تھا-اسے دور سے دیکھنے پہ اس کے تاثرات ہمیشہ بہت زیادہ خطرناک لگتے تھے جیسے ابھی تم کچھ غلط بولو اور اگلے ہی پل وہ تمہیں قبر میں اتار دے۔آج اسکے حال ہی میں شروع کیئے گئے پروجیکٹ کی ایک بہت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اہم میٹنگ تھی-یہ پروجیکٹ ایسا تھا جیسے ایک seasaw کو بیلنس کرنے کے لئے ایک pivot کی ضرورت ہوتی ہے-اسے ہر حال میں یہ میٹنگ کامیاب بنانی تھی-وہ تیار تھی-اس نے ڈائننگ ہال کی شیشے سے بنی قدآور کھڑکی کے پار نظر آتے کھلے آسمان کو دیکھا، فوراً ہی وہ کچھ دیر پہلے کا عجیب سا احساس غائب ہو گیا-وہ ہلکا سا مسکرائی اور نظریں پھر سے موبائل کی سکرین پہ مرکوز کر لیں-ابھی ایک منٹ ہی گزرا ہو گا کہ نحل کی کال آگئی-ماہ رخ نے شیشہ کی دیوار کی جناب دیکھتے ہوئے کال رسیو کی- اسے لگا تھا شاید اس نے ہیولا سا دیکھا ہے-بلی ہو گی کوئی۔

"کیسی ہے میری حسین ماہا؟" نحل کی چہکتی ہوئی آواز گونجی-

"میں تھکی ہوئی ہوں اور کتنی دفعہ بولا ہے مجھے حسین مت بولا کرو-میں حسین نہیں ہوں-"

"اللہ! دیکھو تو اس لڑکی کو، کبھی اپنی آنکھیں دیکھی ہیں؟ وہ تو تم لڑکوں کو ڈرا کر رکھتی ہو ورنہ تو تم پہ مر مٹیں سب!"

"ان آنکھوں کے ساتھ کوئی اچھی یادیں نہیں جڑیں ورنہ تو یہ مجھے بھی پیاری لگتیں-خیر، یہ تو بتاؤ کہ تمہاری پھولوں کی ریڑھی کیسی جا رہی ہے؟" آخر میں وہ ہنستے ہوئے پوچھنے لگی-اسکی ہنسی کھوکھلی سی تھی-جیسے وہ کبھی دل سے نہ ہنسی ہو-سچ بھی یہی تھا-وہ تو بس ازراہ مروت، ازراہ تکلّف ہنس لیتی تھی-دل کہاں چاہتا تھا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اے! ریڑھی کس کو بولا تم نے؟ میری زندگی ہیں پھول، سمجھیں؟ اور ویسے بھی تمہاری اطلاع کے لئے عرض کرتی چلوں کہ میری floral shop بہت اچھی چل رہی ہے- اللہ کے کرم سے تمہاری بد دعاؤں کا کوئی اثر نہیں ہوا-" کلس کر جواب دیتی نحل ہمیشہ ماہا کو پیاری لگتی تھی- ماہا- یہ وہ نام تھا جو اسے پسند تھا- ہر کوئی اسے اسی نام سے پکارتا تھا- کچھ لوگ تو اسکا اصل نام بھول بھی جاتے تھے- وہ چاہتی بھی تو یہی تھی-

"مجھے سمجھ نہیں آرہا نحل، تم اپنی ڈگری کو ضائع کیوں کر رہی ہو؟ اچھا خاصا تم نے LLB کیا ہوا ہے- تمہیں چاہیئے تم کوئی کریڈیبل فیلڈ ڈھونڈو جیسے پرائیویٹ انویسٹیگیشن وغیرہ- "

"پرائیویٹ انویسٹیگیشن میرا شوق تھا-" اب نحل کی آواز میں اداسی سی گھل گئی-

"اور یہ پھولوں کی ریڑھی لگانا کیا ہے پھر؟" ماہا نے مسکراہٹ دبائے پوچھا-

"میرا عشق- پہلا اور آخری پیار!" جواب تڑاخ سے آیا تھا اور ماہا کو ہنسا گیا تھا-

---

"اسلام علیکم، میم!" ربیعہ نے آتے ہی اسے سلام کیا جیسے وہ ہمیشہ کرتی تھی- کبھی کبھی تو ماہا سوچتی تھی کہ اتنا مسکرا مسکرا کر بھی ربیعہ کے گالوں پہ دراڑیں کیوں نہیں پڑیں؟ سر کے خم

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے جواب دیتی وہ اپنے آفس کی جانب بڑھ گئی-اس کا آفس بہت آرام دہ تھا-اسکی بھاگتی زندگی میں ایک پر سکون کونا- گو کہ دنیا کے تقریباً ہر انسان کو ہی اپنے کام کرنی کی جگہ سے شدید کوفت ہوتی ہے اور جیسے ہی لوگ آفس میں قدم رکھتے ہیں، anxiety کا شکار ہو جاتے ہیں، لیکن ماہا کے ساتھ یہ سلسلہ نہیں تھا-اسے اپنا کام پسند تھا اور کام کرنے کی جگہ تو اسے اور بھی زیادہ سکون دیتی تھی۔ تھوڑی سی طاقت کا احساس دلاتی تھی- بس اسے میٹنگز میں جانا، نئے لوگوں سے ملنا تھکا دیتا تھا- اسے بس یہ بے چینی تھی آفس سے۔اپنے آفس میں بیٹھے کب کام کرتے کرتے آٹھ سے نو بجے، اور کب نو سے دس بجے، اسکو پتا ہی نہ چلا، وہ تو جب ربیعہ نے آ کے اسے میٹنگ کے شروع ہو جانے کی اطلاع دی تو اسکا سکوت ٹوٹا، کی بورڈ پر حرکت کرتی انگلیاں رکیں، سرمئی آنکھوں میں حیرانی اور پھر غصّہ در آیا-

"میٹنگ شروع ہو گئی اور آپ مجھے اب بتا رہی ہیں؟"

"میم، آپ بزی تھیں میں نے آپکو تنگ کرنا مناسب نہیں سمجھا-" ناک پہ پھسلتے نظر کے چشمے کو انگلی سے پیچھے سرکاتی، ڈری ڈری ربیعہ پہ ماہا کو بہت ترس آیا تھا- کیا واقعی سب اس سے اتنا ڈرنے لگے تھے؟

"اچھا، آپ جائیں اپنا کام کیجئے-آئندہ خیال رکھئیے گا مجھے میٹنگز میں دیر نہ ہو-"

"جی بہتر، میم-"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ربیعہ کے نکلتے ہی اسنے اپنا سامان سمیٹا اور پھر میٹنگ ہال کی طرف چلدی۔آج کا دن بہت اچھا بھی ہو سکتا تھا اور بہت برا بھی۔ہر چیز کا انحصار اس میٹنگ پر ہی تھا۔راہداری میں چلتی وہ اسی سوچ میں پڑی تھی کہ کب اسے اس مصروف زندگی سے سکون نصیب ہو گا۔اسے دو گھڑی چین بھی مل جاتا تو وہ شکر ادا کرتی۔آجکل سکون کی تلاش کسے نہیں ہے؟غریب مال و دولت میں سکون کو ڈھونڈتا ہے اور امیر دو پل کی پر امن نیند میں سکون کا جگنو تلاشتا ہے۔ جیسے ہی وہ میٹنگ ہال کے گلاس ڈور پہ پہنچی،اسے ایک عجیب سے احساس نے آن گھیرا۔آج صبح سے یہ تیسری دفعہ تھا جو اسے ایسا محسوس ہوا تھا کے کوئی اسکے آس پاس اسکو دیکھ رہا ہو۔اس نے نظر کا دھوکہ اور وہم سمجھ کر بات کو پھر سے ٹال دیا۔ہم انسانوں کا یہی تو مسئلہ ہے،ہم اصل کو وہم اور وہم کو اصل سمجھتے ہیں۔میٹنگ ہال کے اندر آتے ہی اسنے مقابل ڈیلر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا اور پھر دراز ٹیبل کی سب سے بڑی چیئر پہ بیٹھ گئ۔ وہ پاور چیئر تھی،کسی تخت کی طرح طاقت کا احساس دلاتی۔اس زمانے میں ماہا کو یہی لگتا تھا کہ طاقت تخت و تاج کا نام ہے، اب چاہے وہ پاور چیئر ہو یا قدیم زمانے کی شاہی کرسی۔وقت اسے غلط ثابت کرنے والا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ میٹنگ ختم کر کے بہت مطمئن تھی-مقابل کمپنی کا ڈیلر بھی دلچسپ تھا-وہ ایک پینتیس سالہ آدمی تھا جو کافی رف سے حلیے میں آیا تھا-ملا اچھے سے تھا-ماہا کو اسکا اسلوب پسند آیا تھا لیکن وہ کچھ گھبرایا ہوا لگتا تھا۔جب ڈیل فائنل ہو گئی تو اسنے ماہا کو ایک مخملی ڈبی دی جسکو اسنے "of apprreciation token" کا نام دیا-ماہا نے دیکھے بغیر ہی وہ ڈبی اپنے پرس میں اڑسی اور پھر پارک لاٹ میں پارک شدہ گاڑی میں بیٹھ گئی-آج نحل نے اسے اپنی پھولوں کی دکان کم کیفے میں ایک کپ فری کافی کے لئے بلایا تھا- اسنے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے مزے سے نحل کو تنگ کرنے کے نت نئے طریقے سوچے- نحل اسکی بچپن کی دوست تھی۔جب وہ چودہ سال کی تھی، تب سے-ماہا کو اپنے ماں باپ کی موت سے پہلے کا کچھ یاد نہیں تھا-کئی بار اس نے ڈاکٹرز سے اس متعلق مشورہ لیا لیکن انہوں نے یہی کہا کہ شاید والدین کی موت کا صدمہ اتنا تھا کہ اسے پیچھے کا سب بھول گیا- اب اسکی زندگی اس قدر مصروف ڈگر پہ چل چکی تھی کہ اسے اپنے بچپن کی یادوں کو واپس پا لینے کی کوئی چاہ نہیں تھی-اس کی گاڑی پوش علاقے میں واقع ایک حسین floral shop plus cafe کے آگے آ کے رکی-وہ پھولوں کی دکان ایسی تھی کہ آنکھوں کو ٹھنڈک دے-پوری دکان کا احاطہ اور شیشے کی دیواروں سے جھلکتا اندر کا حصّہ، سب گلابی رنگ میں پینٹ کیا گیا تھا-احاطے پہ چھاؤں کے لئے ایک گلابی چھتری نما کپڑا لگا تھا جسکا جھول ہلکے پنک پھولوں سے بھرا ہوا تھا-وہ پھول اصلی تھے یا نکلی،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہا نے کبھی نہیں پوچھا- نحل تو برا ہی مان جاتی- کیفے کی دائیں جانب ایک لمبا درخت تھا جس کے سوکھے نارنجی اور بھورے امتزاج کے پتے کیفے کے چبوترے پر گرتے تھے اور بقول نحل کے، اسکے حسین کیفے کے گلابی رنگ میں خلل پیدا کرتے تھے- وہ پرس اٹھائے اندر داخل ہوئی تو کیفے سنسان پڑا تھا- ایک بھی گاہک نہیں تھا- دراصل ابھی دوپہر کے بارانج رہے تھے اور آس پاس بلڈنگز کے تمام لوگ آفس کے کاموں میں مصروف تھے۔ رہی بات انکی جو بے روزگار تھے، وہ چھوٹے موٹے کورسز اور آن لائن کام ڈھونڈنے کے بجائے دوپہر تک سونے کو ترجیح دیتے تھے سو کیفے ابھی خالی تھا- نحل سامنے کاؤنٹر پہ حساب کتاب پر جھکی، اونگھ رہی تھی-

"اٹھ جاؤ نحل، تمہاری اب تک کی پہلی گاہک آچکی ہے!" ماہا کی اونچی آواز پر اونگھتی ہوئی نحل ہڑبڑا کر اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"اللہ کی پناہ! میری جان نکال دی تم نے۔ ایسے آتا ہے کوئی؟"

نحل ماہا سے ڈیڑھ سال چھوٹی تھی، یعنی چوبیس سال اور چھ مہینے کی تھی، اپنی عمر کا ہر دن یاد رکھنا اسکی نظر میں ایک انسان کی سب سے بڑی ذمہ داری تھی- پھول اسکی پہلی اور آخری محبّت تھے اسی لیے اس نے چند ماہ پہلے اپنے بیرسٹر ابّا سے خوب ضد کر کے یہ پھولوں کی دکان اور کیفے کھول لیا تھا- اسکی آنکھیں ہر دوسرے کشمیری شخص کی طرح سبز کا ایک ڈارک شیڈ تھیں اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہت موٹی معصوم سی تھیں۔رنگت اسکی گوری چٹی تھی اور گال بھرے بھرے، سیب کی مانند تھے۔اسکے بال کندھوں تک آتے تھے اور شہد کے رنگ کے تھے۔ وہ ذرا صحت مند تھی اسی لئے خود کو روز آئینے کے سامنے موٹاپے کا طعنہ دیتی تھی، حالانکہ وہ بلکل فربہی مائل نہیں تھی۔ موجودہ وقت میں ماہا کے سامنے کھڑی غصے والی نحل نے جینز پر سفید رنگ کی گھٹنوں تک آتی، آدھی آستین کی فراک پہنی ہوئی تھی، جس پر جابجا گلابی اور سرخ پھولوں کا کام تھا۔پاؤں میں اسنیکرز تھے۔سب سے الگ اور نمایاں چیز اس کا سر تھا کیونکہ اس نے اپنے سر پر گلابی اور سرخ امتزاج کا رومال باندھا ہوا تھا، جیسے گاؤں کے لوگ باندھتے ہیں۔ اس کو دور سے دیکھنے پہ تم یہی سوچو گے کہ وہ کوئی کاٹیج فیری ہے۔

اس کے برعکس ماہا صبح والے cream بزنس سوٹ میں ملبوس تھی، اور پاؤں میں camel شیڈ کے ہیل والے جوتے تھے۔کوئی اسے ایک دفعہ دیکھنے پر ہی سمجھ جاتا وہ ایک بزنس کی مالک ہے۔

"خالی دکانوں میں تو ایسے ہی آتے ہیں، جو چل نہ رہی ہوں۔" ماہا نے ہنستے ہوئے طنز کیا۔

"ہونہہ، چپ کرو تم! ابھی تمہارے پھلتے پھولتے بزنس کو میں نے نظر لگادی نہ تو میری ہی دکان کے سامنے جھونپڑی ڈالنی پڑے گی تمہیں!" اس کا بے ساختہ جواب ماہا کو پھر سے ہنسا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پتہ ہے،اگر تم مجھ سے ڈیڑھ سال چھوٹی نہ ہوتیں تو میں تمہیں اچھا سبق سکھاتی۔"

"اوہو! میڈم مجھے سبق سکھانے آئی ہیں۔یاد نہیں کیسے چھوٹے چھوٹے اسکول کے بچوں نے تمہیں اسکول سے نکلوایا تھا،جب تم پارٹ ٹائم نوکری کر رہی تھیں؟" نحل نے فوراً حساب برابر کیا۔

"Hey! We don't talk about that!"

جواب مصنوئی خفگی کے ساتھ آیا تھا۔

"اچھا اب تم میری پھولوں کی حسین دکان سے جلنا چھوڑو،اور مجھے بتاؤ کونسی کافی لو گی؟"

"بلیک کافی۔نو شوگر۔"اس نے رٹا رٹایا آرڈر پھر سے دہرا دیا۔اسے کافی کی سوندھی سی کڑواہٹ بہت پسند تھی۔

"اللہ کی بندی! کبھی اپنا یہ آرڈر بدل بھی لیا کرو۔"

"تمہیں پتہ ہے مجھے چینج نہیں پسند"اور کہنے کے ساتھ ہی اپنے پرس سے آئی پیڈ نکالا اور پنسل کو اس پہ گھسیٹنے لگی۔تو یہ طے تھا کہ وہ کبھی کام کرنا نہیں چھوڑے گی۔نحل نے گہری آہ بھر کے افسوس سے سوچا اور پھر کافی بنانے میں مشغول ہو گئی۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد جب نحل کافی کے بھانپ اڑاتے مگ لے کر آئی تو ماہا اپنا کام ختم کر چکی تھی اور اب شیشے سے بنے کاؤنٹر پر انگلی سے تکونیں بنا رہی تھی۔نحل نے کافی کا مگ اسکے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سامنے دھرا اور خود اسکی مقابل کرسی پر بیٹھ گئی-ماہا نے چھوٹتے ہی کافی کو لبوں سے لگایا اور گرم گرم مایا حلق میں اتارا-نرم گرم سا احساس پورے جسم میں بس گیا-آہ! کیا بہترین ایجاد تھی کافی بھی- البتہ نحل نے اب تک گھونٹ نہیں بھرا تھا-وہ ہمیشہ کافی ہو یا چائے، ٹھنڈی پیتی تھی-بقول اسکے،اس طرح اسکا پیارا سا گورا رنگ خراب نہیں ہوتا تھا-

"تمہارا ٹھنڈا مزاج مجھے اس بات کی نوید سنا رہا ہے کہ تمہاری میٹنگ بہت اچھی گزری اور تمہارا کوئی نقصان نہیں ہوا-" نحل نے آنکھیں جھپکاتے ہوئے اعتماد سے کہا-

"بلکل درست-میٹنگ بہت اچھی گزری بلکہ مجھے تو ایک گفٹ بھی ملا-رکو میں تمہیں دکھاتی ہوں، تمہیں اچھا لگا تو تم رکھ لینا-" کہتے ہوئے اس نے اپنے پرس میں ہاتھ ڈالا، مخملی ڈبی نکالی اور ہاتھ بڑھا کے نحل کو تھمائی-

"اوہو! زیور ملا ہے-عجیب بات نہیں ہے؟" نحل نے ڈبی تھامتے ہوئے استفسار کیا-

"نہیں، عجیب بات نہیں ہے-اکثر ایسا ہی ہوتا ہے-مقابل ڈیلرز good will کا اظہار کرنے کے لئے ایسے ہی تحفے تحائف دیتے ہیں-مجھے تو کافی شرمندگی ہوئی-میں کوئی تحفہ نہیں لے گی تھی-" وہ بزنس ریلیشنز کے بارے میں کچھ اور بولنے ہی لگی تھی کہ---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا اچھا، اب اپنی لغت نہ کھولو" اب نحل ڈبی کو کھول رہی تھی-ڈبی کے کھولتے ہی، سامنے سے آتی تیز سورج کی روشنی اندر موجود زیور پر پڑی اور ڈبی کی آڑ میں بیٹھی ماہا کو اپنی آنکھیں چمک کے باعث چھوٹی کرنی پڑیں-

"واؤ!" نحل کی حیران آواز سماعت سے ٹکرائی-

جب ماہا کی بینائی بحال ہوئی تو اس نے زیور کو جانچا- مسحور کن کے علاوہ کوئی لفظ نہ تھا جس کو ان کان کے آویزوں کے لئے استعمال کیا جاتا-وہ سونے کے earrings بہت چھوٹے تھے لیکن انتہائی دلکش اور نازک-ان پہ بہت تفصیلی کام تھا جیسے کسی سنار نے ساری زندگی اس ایک شاہکار کو بنانے کے لئے وقف کی ہو- کوئی ایسے پیس کو کیسے یونہی کسی کو دے سکتا تھا؟ اسے تو کسی آرٹ گیلری کی نمائش پہ لگا ہونا چاہیے تھا-

"یہ تو واقعی بہت خوبصورت ہے- نحل، تم یہ رکھ لو مجھے ویسے بھی زیورات کا شوق نہیں ہے-" اب کہ اس نے حیرت کو پس پشت ڈالتے ہوئے، کافی کے اور گھونٹ بھرے-وہ سچ کہہ رہی تھی، اسے واقعی ایسی چیزیں نہیں پسند تھیں-

"تم پاگل ہو گئی ہو، ہیں نہ؟ ماہا! یہ لاکھوں میں ایک دفعہ بننے والا زیور ہے- تم اسے کیسے نہیں رکھ سکتیں- میں اسے نہیں لونگی مجھے ویسے بھی بڑے بڑے جھمکوں کا شوق ہے-" گو کہ نحل کا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دل تو بہت چاہا تھا لیکن وہ یہ نہیں رکھ سکتی تھی- یہ ماہا کا تحفہ تھا، اسی کے لئے بنا تھا- "ویسے بھی آج تو مجھے بھی ایک تحفہ ملا ہے" اس نے اتراتے ہوئے اضافہ کیا-

"اچھا؟ دکھاؤ مجھے-" ماہا نے مصنوعی اشتیاق کا بھرپور مظاہرہ کیا- جب وہ نحل کے ساتھ ہوتی تھی تو اپنی سرد مہری اور سنجیدگی کا خول اتار کر اسی کی طرح ہلکی پھلکی ہو جاتی تھی- ماہا کے سوال پوچھتے ہی نحل کی موٹی موٹی آنکھوں میں خوشی در آئی- گلابی گال اب کہ سرخ پڑے- اس نے جھٹ سے اپنی کلائی آگے کی، اور اپنے کافی کا مگ گرا ہی دیتی اگر ماہا بروقت مخل نہ ہوتی- اس کی کلائی میں ایک بہت پتلی اور نازک سی زنجیر بندھی تھی جسکے نیچے ایک چھوٹا سا ہلال نما چاند لٹک رہا تھا- ماہا نے دیکھا کہ اسکی earrings پر بھی بہت چھوٹا اور باریک چاند تھا جو عید پہ نکلتا ہے-

"آج میرے کیفے میں صرف ایک ہی گاہک آیا تھا- کافی پی اور ظاہر ہے میری تعریف کی، پھر اس نے مجھ سے کہا کہ اسے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ ایک عورت نے اس جگہ کیفے کھولا ہے ۔ جانے سے پہلے اس نے یہ چھوٹا سا تحفہ مجھے دے دیا- میرا تو یہی خیال ہے یہ artificial ہے- ویسے تو یہ ظاہر سی بات ہے، اب میرے پھپھو کا ہینڈسم بیٹا تو تھا نہیں وہ، جو مجھے سونا تھما کر چلا جاتا-" آخر کار وہ خاموش ہوئی تھی تو ماہا کو سوچ میں پڑا پایا-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"گو گل کرو نحل، کہیں آج تحفوں کا عالمی دن تو نہیں ہے؟ مجھے حیرانی نہیں ہو گی اگر میں گھر گئی اور حمیدہ بھی اپنی گردن میں ہیروں کا ہار سجائے بیٹھی ہوئی۔"اور نحل اسکی بات پہ کھلکھلا کے ہنس پڑی۔

"یونو، تمہاری حس مزاح میری صحبت میں رہ کر کافی حد تک امپروو ہوئی ہے"

"تمہاری صحبت میں رہ کر تو مجھے پاکستانی اور انڈین ڈرامے بھی نہیں دیکھنے پڑتے۔ ساری تفریح تمہارے ڈراموں کی بدولت ہو جاتی ہے"

"اچھا اب ذرا میری پرکشش پرسنلٹی سے جلو مت، جلدی سے مجھے یہ کان میں پہن کر دکھاؤ۔ "

"پاگل ہو گئی ہو کیا، ابھی کیسے پہن لوں؟ یہ بہت قیمتی لگتے ہیں۔ میں انکو لے جا کر رکھ دونگی تمہارے جہیز کے لئے۔"

www.novelsclubb.com

"بات مت بدلو، پہنو نا۔ تم پر بہت اچھے لگیں گے، ویسے بھی سنبھال کے رکھنے سے کیا ہو گا؟ کیا پتا کل ہو نہ ہو۔"اب کہ آواز میں اداسی گھل گئی۔ ماہا نے اسکی اداکاری پہ اسے گھورا اور پھر آویزے اپنے خالی کانوں میں ڈال لئے۔ وہ واقعی اچھے لگ رہے تھے۔ نحل تو جیسے خوشی کے مارے رونے ہی والی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب لگ رہی ہو نہ میری دوست "اس نے اپنی کافی اٹھائی اور ٹھنڈے شربت کی طرح ایک ہی سانس میں غٹک لی-"اب ذرا صبر کرو میں صفائی کر آؤں پھر تم میرے گھر چلنا، نہیں میں کوئی انکار نہیں سننے لگی-آج تمہاری نئی ڈیل کی خوشی میں میری طرف، بلکہ میری امی کی طرف سے ڈنر-"

"تم خوامخواہ آنٹی کو تھکاتی ہو-"کہنے کے ساتھ وہ اسے گھورتی پھر سے آئی پیڈ پر کام کرنے لگی-نحل جواب دیئے بنا اندر کچن کو صاف کرنے چلی گئی-ماہا بھی کچھ دیر پہلے کی باتوں کو بھولے اب کام میں مگن تھی-اندر سے برتن دھونے کے لئے کھولے گئے نل کی آواز کے ساتھ ساتھ، نحل کے گانے کی آواز آرہی تھی جو وہ مزے سے گنگنا رہی تھی-اسکی آواز واقعی بہت پیاری تھی، میٹھی اور سریلی-

وقت کی قید میں زندگی ہے مگر

وقت کی قید میں زندگی ہے مگر

چند گھڑیاں یہی ہیں جو آزاد ہیں

چند گھڑیاں یہی ہیں جو آزاد ہیں

ان کو کھو کر میری جان جاں

عمر بھر نہ ترستے رہو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سن لیا نہ ماہا؟ چلو جلدی سے شکر مناؤ کہ تم یہاں بیٹھی میرے ہاتھ کی لذیذ کافی انجوئے کر پا ئیں۔ کیا پتا کل ہم یہاں نہ ہوں۔" اپنا گانا روک کر نحل نے کچن سے جذباتی صدا بلند کی۔ ماہا کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تو اسے لگا کہیں وہ اسے دغا دے کر بھاگ ہی نہ گئی ہو، اسی لئے باہر جا کر دیکھنے لگی۔

سامنے اسی کاؤنٹر پر ماہا کا آئی پیڈ رکھا تھا اور وہ اس سے ذرا فاصلے پر ہاتھ اور سر کاؤنٹر پہ دھرے سو رہی تھی۔ اسکا چہرہ نحل کی طرف ہی تھا۔ وہ چہرہ سوتے ہوئے بھی الجھا ہوا تھا۔ اسکی ابرو اکھٹی ہو رکھی تھیں اور پیشانی پہ ہلکے سے بل تھے جیسے وہ کسی کشمکش میں مبتلا ہو۔ تاثر اب بھی سرد تھا، خطرناک تھا لیکن وہ سو رہی تھی،۔ بھلے ہی کچھ دیر کے لئے لیکن اسے نیند نے اپنی نرم آغوش میں لے لیا تھا۔ تھوڑی دیر کے لئے ہی سہی لیکن قدرت اس پر مہربان تھی۔ اسکی تمام تر سرد مہری اور ماتھے کی سلوٹوں کے باوجود، ابھی نحل کو وہ ایک سوتی ہوئی بچی لگ رہی تھی۔

"یا اللہ، میری اس دوست کے لئے اچھے وقتوں کے دروازے کھول دیں۔ آمین" اسنے سرگوشی میں اپنی دوست کے لئے دعا مانگی، اسکی چیزیں واپس اسکے پرس میں ڈالیں اور کچن میں جانے کے لئے مڑ ہی رہی تھی کہ اسکی نظر دکان کے داخلی دروازے پر پڑی، اسے اندر سے تالا لگا دیا گیا تھا، اور اب اوپن کا ٹیگ اندر کی طرف تھا، یعنی باہر closed لکھا تھا۔ ماہا نے سونے سے پہلے کیفے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بند کر دیا تھا۔ جو نرمی اور پیار اسے چند سیکنڈز پہلے ماہا پر آ رہا تھا، اب اسکا نام و نشان بھی نہیں تھا۔ اسے اب صرف ڈھیر سارا غصّہ آ رہا تھا۔

"کھڑوس عورت، میری دکان کے پیچھے ہاتھ منہ دھو کے پڑ گئی ہے۔" غصّے سے سرخ چہرہ لئے وہ بڑبڑاتی خود ایک بار پھر کام کرنے لگی، اور جب تھک گئی تو خود بھی اسکے ساتھ آ کے تھوڑی دیر کے لئے آنکھ بند کر کے بیٹھ گی۔ اب محترمہ ماہا اٹھیں گی تو وہ لوگ گھر جائینگے۔ کب نحل کی بھی آنکھ لگ گئی اس کو پتہ ہی نہیں چلا۔

اس کی نیند تب ٹوٹی جب اسکی ہڈیوں میں درد کی لہر دوڑی۔

"آہ!" اس نے کراہ کر آنکھیں کھولیں۔ اسے فوراً ہی کسی انہونی کا احساس ہوا، جیسے کچھ غلط ہو، جیسے سب بدل گیا ہو۔ اس نے اپنے ہاتھ سے آنکھوں کو مسلا لیکن آنکھوں کے سامنے چھائی دھند مٹی نہ ہی ہڈیوں میں سر سراتا درد کم ہوا۔ اس نے آنکھیں بند رکھے ہی یاد کرنا چاہا وہ کیسے سوئی تھی۔ وہ تو نحل کی شاپ میں تھی، اس نے اپنا کام ختم کر لیا تھا، نحل کچھ گنگنا رہی تھی، اسے تھکن ہو رہی تھی، پھر اس کا سر بھاری ہو رہا تھا، پھر وہ بے چینی اور کشمکش کے عالم میں ڈھے سی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گئی تھی۔ سو گئی تھی۔ وہ کتنی دیر سو گئی؟ اتنا درد کیوں تھا؟ اس نے اب باقاعدہ کوشش کرتے ہوئے آنکھیں کھولیں، آنکھوں کو زور سے رگڑا، پھر اطراف کا جائزہ لیا۔ یہ ماہا کہاں آگئی تھی؟ وہ ایک آرامدہ بستر پر درد کے باعث کہنیوں کو گدے پر ٹکائے اٹھ بیٹھی تھی۔ کمرہ بہت زیادہ بڑا تھا، ماہا کے گھر کے پورے لان سے بھی بڑا۔ سرخ، بہترین لکڑی کا بیڈ ایک اونچے مقام پر تھا اور اس سے نیچے اترو تو وہ کمرے کے اصل فرش پر، ایک اسٹیج کی طرح اونچا کر کے بنایا گیا تھا۔ بیڈ کے اگلے حصے کے ساتھ لکڑی ہی کی تین اسٹیپس والی سیڑھیاں جڑی تھیں جو اصل فرش پر اترتی تھیں۔ ماہا درد کو نظر انداز کرتی سیڑھیاں اتر گئی۔ کمرے کی چھت انتہائی اونچی تھی اور چھت کے وسط میں ایک عظیم فانوس لٹک رہا تھا۔ کمرے کے چاروں اطراف قد آور کھڑکیاں تھیں جن کے پردے سرکا دیئے گئے تھی اور اب صاف ہوا ماہا کے دل کو بھا رہی تھی اور روشنی۔ روشنی تو کمرے میں ایسے داخل ہو رہی تھے جیسے سنہری چمک میں پورے کمرے کو لپیٹ لینا چاہتی ہو۔ یہی سنہری روشنی فانوس سے ٹکرا رہی تھی اور فانوس کے اندر جڑے نگینے فرش پر سنہرے پھول نما نشانات بکھیر رہی تھے۔ جس بستر پر وہ اٹھی تھی اس کے علاوہ ہر کونا روشن تھا۔ ماہا آگے چلتی گئی اور ہر چیز دیکھتی گئی۔ اسے کوئی چیز اتنا متاثر نہیں کرتی تھی لیکن اس کمرے کا انٹیریئر تو جیسے کسی تاریخ کی کتاب سے نکل آیا تھا۔ وہ یہ خواب کیوں دیکھ رہی تھی؟ اسے ہمیشہ سے تفصیلی خواب دیکھنے کی عادت تھی جو اسے حقیقت کی طرح یاد رہتے تھے۔ وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہت سے سائکیٹرسٹ کے پاس گئی تھی سب نے اسے یہی بتایا تھا کہ والدین کی موت جن حالات میں ہوئی اس ٹرامانے اسے(PTSD (Post Traumatic Stress Disorder دے دیا تھا جس کی وجہ سے وہ ایک lucid dreamer بن گئی تھی (لوسڈ ڈریمر وہ انسان ہوتا ہے جسے خواب کی حالت میں یہ علم ہو جاتا ہے کہ وہ خواب دیکھ رہا ہے اور اکثر اوقات وہ اپنے خواب کو قابو کر سکتا ہے۔)

اس کی سوچوں کا دروازہ تب بند ہوا جب بڑے سے کمرے کا دروازہ کھلا۔

"بیگم جی، تیار نہ ہوئیچ؟" وہ ایک فربہی مائل ملازمہ تھی جس کا حلیہ کافی دلچسپ تھا۔اس نے لہنگا نما ساڑھی پر بلاؤز پہنا ہوا تھا اور پلو کو لے جا کر سر پہ ڈالا تھا جس سے صرف ایک انہائی موٹا ٹیکہ لٹک رہا تھا۔اس کے کپڑے کافی پرانے تھے لیکن اس کو دیکھ کر یہی لگتا تھا کہ وہ گجراتی ہے۔اس کے کپڑوں سے بھی زیادہ دلچسپ اس کا گجراتی لہجہ تھا،وہ ہر لفظ کو بہت گولائی سے ادا کر رہی تھی،اور ساتھ میں "چ" کی آواز لگا رہی تھی۔

"بیگم جی! تیار ہو جاؤ نو"

"میں کوئی بیگم جی نہیں ہوں،میرا نام ماہا ہے!"

ہر چیز ایک لمحے میں سیاہ ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا شدید درد تھا اف! یہ آنکھیں کیوں نہیں کھل رہی تھیں، اف۔

"اے، لڑکی اٹھو تم۔اٹھو تمہیں سب کچھ سمجھانا پڑیگا اب"، کسی لڑکے کی بلند آواز پر نحل کی آنکھ اچانک کھلی۔اب یہ کونسا نیا خواب تھا اور ایک منٹ، اسے خواب کا علم کیوں تھا؟ وہ پاگل ہو گئی تھی کیا؟ اس کی آنکھیں جب کھلیں تو وہ ایک وسیع و عریض کانچ سے بنے کمرے میں موجود تھی، جس پر وہ گھانس پر پڑی تھی اور کمرے کے سب سے دور والے کونے میں ایک دراز قد اور معصوم شکل لڑکا کھڑا تھا جو کافی دلچسپی سے نحل کی پھٹی، گول ہوتی آنکھیں دیکھ رہا تھا۔

"تم میرے کمرے۔۔مطلب میرے خواب میں کیسے آئے؟" نحل نے فوراً غصے کا اظہار کیا۔

"تمہارے دونوں اندازے غلط ہیں۔" بھوری آنکھوں اور شہد رنگ بالوں والے لڑکے نے کندھے اچکاتے بہت مزے سے اطلاع دی گویا اسے نحل کی الجھن دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہو۔

"کیا مطلب؟" سبز آنکھوں میں اشتیاق در آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہ یہ تمہارا خواب ہے اور نہ ہی یہ تمہارا کمرا ہے۔ یہ ایک محل کے باغ کا حصہ ہے۔" اس نے آنکھیں مینچتے ہوئے بہت تسلی سے جواب دیا۔ اب اسے اس لڑکی کے ہر سوال کا جواب دینا پڑے گا۔ اس کی آواز کتنی چبھتی تھی، توبہ استغفار۔ بہرام نے سوچا اور پھر اس لڑکی کو گھورا جو کب سے منہ کھولے اسے ہی دیکھی جا رہی تھی۔ ایک دم ہی وہ زور سے ہنس دی۔ قہقہہ لگا کر، اتنی زور سے کہ اس کی آنکھوں سے پانی نکل آیا۔

"بہرام کو اس کا یوں ہنسنا بلکل پسند نہیں آیا۔ (کتنی بد تمیز لڑکی ہے، ایسے کسی اجنبی کی موجودگی میں ہنستے ہیں، بھلا؟ ٹھیک ہے، زکام کے باعث اگر میری ناک ذرا لال ہو رہی ہے اور مضحکہ خیز لگ رہی ہے تو اس کا مطلب یہ تھوڑی ہے وہ ایسے مذاق اڑائے۔ ہونہہ، خود اس کی آنکھیں بھی تو کتنی بڑی بڑی ہیں۔) بہرام نے دل میں بہت ساری برائی کی اور پھر اسے چپ کروانا چاہا۔

"اے، کس بات پہ ہنسی آ رہی ہے، ہاں؟ اٹھو یہاں سے۔"

"یار، تمہاری باتیں کتنی تمسخرانہ ہیں نہ، اور تمہارا حلیہ" اب وہ اور ہنسنے لگی۔ ہنستے ہنستے اس کے پیٹ میں درد ہو گیا تو پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنسی روکنے لگی۔ کپڑوں پہ کی گئی تنقید نے تو جیسے بہرام کے تن بدن میں آگ لگا دی۔ کوئی اس کی فیشن سینس کو برا کہے تو اسے پتنگے لگ جاتے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لڑکی، بات سنو میری۔" اب کہ اس نے اپنے تاثرات کو سخت بنانا چاہا، گو کہ اس کا چہرہ اور سوجی ہوئی آنکھیں دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ ابھی رو دے گا۔

"ہاں ہاں بولو۔ میں سن رہی ہوں، بس تم ذرا منہ چھپا کر بات کرو، یہ تمہاری ناک دیکھ کر نا مجھے ذرا ہنسی۔۔۔" اور جملہ مکمل کیئے بغیر ہی اس کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"اے لڑکی، یہ اٹھارہ سو پندرہ (1815) ہے، دو ہزار چوبیس (2024) نہیں ہے جو میں یہاں ڈینم اور پولیسٹر پہن کر گھوموں" بہرام نے جلتے ہوئے بتایا۔

"اوئے ہوئے! میرے خواب کی مخلوق تو بلکل میری طرح ذہین ہے۔ واہ بھئی! اور بتاؤ کیا جانتے ہو، cutie pie؟" نحل نے بڑے پیار سے اپنی ذہانت کی تعریف کی۔ اس کی بات سنتے ہی بہرام کی رنگت سرخ پڑی اور وہ گڑبڑا گیا۔ کیا سر پھری لڑکی ہے، بد تمیز۔

"دیکھو تم جو بھی ہو، ہمیں تمہارے ماڈرن کپڑے دیکھ کر یہی لگ رہا ہے کہ تم بھی ہماری طرح وقت میں پیچھے چلی آئی ہو۔ یہ واقعی کوئی خواب نہیں ہے۔ تم اس وقت 1815 کے برصغیر میں موجود ہو۔" بہرام نے ایک ہی سانس میں سب کہہ ڈالا۔ نحل کو تو گویا سانپ سونگھ گیا۔ سبز آنکھوں میں اب الجھن کی جگہ حیرانی تھی۔ موٹی آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔ منہ پھر سے ادھ کھلا رہ گیا۔ اب مزا لینے کی باری بہرام کی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم مذاق کر رہے ہو، ہیں نہ؟ ماننا پڑیگا یار، میرے خواب کی مخلوق کی حس مزاح بھی بلکل میرے جیسی ہے- گڈ-" اب کہ نحل کی مسکراہٹ پھیکی تھی، آنکھیں ابھی بھی الجھی ہوئی تھیں جیسے اس کا ذہن اور دماغ آپس میں میل میلاپ نا کر پا رہے ہوں- اب بہرام کو اپنے ساتھ ہوا یہی واقعہ یاد آیا تو اسے اس لڑکی پر بہت ترس آیا تھا- خواب، خواب ہی رہیں تو کم چبھتے ہیں- ایک دم سے حقیقت کا واضح ہونا بہت مشکل ہوتا ہے- نحل کی ساری ہنسی زائل ہو چکی تھی- یہ کیا ہو رہا تھا؟

"یہ کیا ہو رہا ہے، اور میں کہاں ہوں؟ دیکھو، اگر تم نے مجھے اغواہ برائے تاوان کیا ہے نا تو تم لوگ مجھے نقصان مت پہچانا- میرے ابّا نا بیرسٹر ہیں، تم جتنے پیسے مانگو گے نا وہ تمہیں دے دینگے- بس مجھے کچھ مت کرنا-" اب تو وہ بہت ہی اداسی سے بڑبڑائی جا رہی تھی، پھر کچھ یاد آنے پر ہاتھ ماتھے پر مارا-

(اف، کیا ضرورت تھی اغواہ کاروں کو یہ بتانے کی کہ باپ امیر ہے) فوراً ہی اسے اپنے ابّا پہ ترس آیا- دوسری طرف بہرام کو تو جیسے اسکی اس بات سے صدمہ ہی لگ گیا تھا-

"توبہ استغفار لڑکی، میں تمہیں شکل سے لڑکیوں کا اغواہ کار لگتا ہوں؟" وہ مارے شاک کے بمشکل بول پایا- اب کہ نحل نے اسے غور سے دیکھا- وہ عمر میں نحل سے بڑا تو نہیں لگتا تھا، اسکا ہم عمر ہی تھا شاید- چہرہ تو اسکا اتنا معصوم تھا کہ تم شک میں پڑ جاؤ کہ کہیں یہ کوئی ماں سے بچھڑا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوا بچہ تو نہیں ہے ؟! اسکی آنکھیں چھوٹی تھیں لیکن انکا رنگ نمایاں تھا، شہد جیسا بھورا رنگ، وہی رنگ اس کے بالوں کا بھی تھا، جن کو شاید اس نے تین دنوں سے سیٹ نہیں کیا تھا (لیکن ایسے زیادہ اچھے لگ رہے تھے، نحل نے دل میں سوچا)۔

"نہیں، اغواہ کار تو نہیں لگتے، دیکھا جائے تو کافی کیوٹ بھی ہو۔ خیر، اگر اتنے ہی پیارے ہو تو مجھے وہیں چھوڑ آؤ جہاں سے لائے تھے۔ دیکھو، میں ایک ہائی ہیبہ ٹیننس والی لڑکی ہوں۔ تم کہاں ہینڈل کر پاؤ گے۔" وہ جیسے اس لڑکے پر مہربانی کر رہی تھی۔

"تم واقعی ذہنی طور پر بیمار ہو یا صرف اداکاری کر رہی ہو؟" اب کہ بہرام نے آنکھیں سکیڑ کر گھورا۔

"میں بس۔۔۔ مجھے سمجھ ہی نہیں آ رہا یہ سب کیا ہو رہا ہے اور کیسے ہو رہا ہے۔"

بہرام نے زکام زدہ سانس اندر کھینچی اور پھر اسکے پاس آ کے کھڑا ہو گیا۔

"اچھا تم اٹھو تو سہی، لڑکی۔ ہم تمہیں سب سمجھا دیں گے۔" کہنے کے ساتھ اس نے ہاتھ آگے بڑھایا اور نحل اسے زور سے کھینچتی اٹھ کھڑی ہوئی (اف! اس لڑکی کا بس چلے تو میرا ہاتھ ہی توڑ دے)

نحل نے اٹھ کر اپنی سفید پھول دار فراک سے گھاس جھاڑی اور اپنی جینز کے گھٹنوں پر سے گھاس کے چپکے ہوئے ٹکڑے نوچے۔ اس کے بعد اس نے اپنا رومال سر پر درست کیا اور بال

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سیدھے کیئے۔ بہرام، جو یہ کاروائی دیکھ رہا تھا بس آنکھیں چڑھاتا رہ گیا۔ نحل کو ایک دم ہی کچھ یاد آیا تو پھر ہاتھ ماتھے پر دے مارا۔

"ایک منٹ، cutie pie۔یہ تم بار بار "ہم""ہمیں" کیوں کہے جا رہے ہو؟ یہاں اور کون ہے؟" نحل نے شک سے اسے دیکھا۔

"میرا نام cutie pie۔۔۔"

"یہاں میں ہوں، شہرام سیال! وہ میری بات کر رہا ہے" ایک نیا ہیولا نحل کے پیچھے سے نکل کر اس کانچ سے بنی گرین ہاؤس نما عمارت کے دروازے کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"واؤ!!" نحل کے منہ سے اسے دیکھ کر بے اختیار نکلا۔

---

www.novelsclubb.com

درد کی اسی لہر نے اسے گھیر لیا تو اسکی آنکھیں کھلیں۔ سرمئی، تیز دھاری آنکھیں جو الجھن میں مبتلا تھیں۔ وہ پہلے بھی تو یہیں اٹھی تھی، ایسے ہی اٹھی تھی۔ کیا اس کا خواب پھر سے شروع ہو گیا تھا؟ ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا تھا۔

اس نے اسے بھی خواب سمجھ کر ٹال دیا اور بستر کے ساتھ لگی سیڑھیوں سے نیچے لکڑی کے ٹھنڈے فرش پر اتری۔ کمرہ وہی تھا، روشنی بھی ویسے ہی تھی گویا وہ دوبارہ اسی وقت اور اسی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خواب میں بیدار ہوئی تھی۔وہ کمرے کے ان کونوں کو جانچنے لگی جن کو پہلے غور سے نہیں دیکھا تھا۔دفعتاً دروازہ کھلا اور وہی گجراتی ملازمہ اندر داخل ہوئی۔

"بیگم جی، تیار نہیں ہوئیں؟"اس نے وہی بات ایسے دہرائی جیسے پہلے ی بار کہہ رہی ہو۔

"میں ماہا ہوں مجھے۔۔"

ہر چیز پہلے کی طرح سیاہ ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد اس کی آنکھ ویسے ہی کھلی، ملازمہ ویسے ہی آئی اور جیسے ہی اس نے اپنا نام بتایا وہ دوبارہ اسی loop میں چلی گئی۔یہ کیسا خواب تھا جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا تھا؟اسے کچھ سمجھ نا آیا تو اس نے خود کو جگانے کی کوشش کی کہ یہ خواب ختم ہو اور وہ نحل کے کیفے میں جاگے۔یہ کیا ہو رہا تھا؟وہ جاگ کیوں نہیں پا رہی تھی؟وہ ایک دفعہ پھر سے درد کے باعث کراہتے ہوئے اٹھ بیٹھی اور بستر سے نیچے اتری۔عظیم فانوس کی سنہری روشنی ہنوز فرش پر نقش و نگار بنا رہی تھی۔اب کی بار اس نے کمرے کا عقبی حصہ بھی دیکھنے کا فیصلہ کیا۔اس حصے میں روشنی بہت کم تھی اور دھوپ کم ہونے کے باعث ہلکی سی ٹھنڈ بھی تھی۔اس حصے کے آخری سرے پہ قد آدم پردے لگے تھے جو بہت بھاری تھے۔پہلے ماہا کو لگا کہ اس کے پیچھے کوئی دیوار ہو گی لیکن ہاتھ سے پردہ ہٹانے پر اس کو معلوم ہوا کہ وہاں اندر بھی ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک سرخ لکڑی والی میز رکھی تھی اور اس پر بہت سے پرانے زمانے کے سنہری کاغذ تھے۔میز کی وسط میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک کھلا کورا کاغذ رکھا تھا اور اس پر خطاطی کا قلم جو پرانے زمانے کے لوگوں کے زیرِ استعمال ہوتا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ کوئی اس لکھائی کو آدھا چھوڑ کر چلا گیا ہو۔ ساتھ ایک مٹی کے تیل والا لالٹین بھی تھا جو فی الوقت بجھا ہوا تھا اور اس کے برابر میں پرانے طرز کی مصالحہ والی ماچس پڑی تھی۔ ماہا کو تجسس نے آن گھیرا اور اس سے رہا نہیں گیا۔ اس نے نیچے جھکتے ہوئے لالٹین اٹھایا اور ماچس جلائی پھر لالٹین کو روشن کرتی ماچس کو ہاتھ کے جھٹکے سے بجھایا۔ لالٹین کی روشنی جب کاغذ پر پڑی تو کاغذ پر درج تحریر کے گرد ایک سنہری ہالہ سا بنا لیا۔ لفظ آہستہ آہستہ واضح ہونے لگے اور ماہا کو حیران کرتے گئے۔

وہاں گہری سیاہی میں لکھا ہوا تھا، "بیگم ماہ رخ ذوالفقار"۔ اس کا اصلی نام۔ وہ پہچان جو کم لوگ جانتے تھے۔

"بیگم جی، تیار نہیں ہوئیں؟" ملازمہ کی آواز نے کمرے کی جان لیوا خاموشی میں خلل ڈالا تو ماہ رخ بے اختیار لالٹین کو پھونک سے بجھا گئی۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور پھر کھولیں۔ اس کو تیار کیوں ہونا تھا بھلا؟ اسی کمرے کے کونے میں ایک بہت اندھیر قد آدم آئینہ تھا۔ اس نے اپنا عکس دیکھا۔ اندھیرے کے باعث اس جو آنکھیں چھوٹی کرنی پڑیں۔ وہ وہی تھی، پہلے جیسی لیکن مختلف۔ اس کے بال اب جوڑے میں مقید نہیں تھے، شاید سونے کے باعث بکھر گئے تھے۔ اس کے سیاہ بالوں کا کٹ اب بھی پہلے کی طرح اسٹائلش ہی تھا، اوپر سے سیدھے اور نیچے سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نوکیلے۔اس کے بالوں کی نوکیں کندھوں کو چھوتی تھیں۔اسے چھوٹے بال ہی پسند تھے۔ وہ اب بھی بزنس سوٹ میں ملبوس تھی، لیکن اسکی شرٹ اور کوٹ دونوں پر شکنیں تھیں جیسے وہ بہت سوئی ہو۔ اندھیرے کے باعث اسکے سوٹ کا کریم کلر کوئی گہرا رنگ لگ رہا تھا۔پاؤں میں اب بھی کیمل شیڈ کی ہیلز تھیں لیکن اب ایڑھیاں دکھ رہی تھیں۔اسکا یہ خواب باقیوں سے اتنا منفرد کیوں تھا؟اس نے گہری سانس لی۔آئینے سے نگاہیں ہٹائیں تو ملازمہ کو کمرے میں موجود پایا،اسنے اب کہ اپنے گاؤن کے کونوں کو سختی سے پکڑ لیا آنکھیں بند کی،اور ہلکے سے بڑبڑائی "میں ہوں بیگم ماہ رخ ذوالفقار "اور اسے پتا تھا اب ضرور وہ دوبارہ یا تو اسی خواب میں جاگے گی یا پھر نحل کی دکان میں نیند سے بیدار ہو جائے گی لیکن جب آنکھیں کھولیں تو وہ اسی کمرے میں موجود تھی اور گجراتی ملازمہ اسے کافی عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔تو یعنی اسکا خواب آگے بھی چلنے والا تھا،اس نے سوچا اور ایک ٹھنڈی آہ بھری۔

"سنو، مجھے تیّار کیوں ہونا ہے؟ کوئی خاص وجہ ہے کیا؟"اسنے عام سے انداز میں استفسار کیا۔

"وہ جی مہاراجہ جی نے آپکو دعوت دی تھی نا کسی کام سے تو انہوں نے بلایا ہے جی آپکو"

"کونسا مہاراجہ؟"ماہ رخ نے آنکھیں گھماتے ہوئے سوال کیا۔کیسا بے وفوقانہ خواب تھا۔ ہونہہ۔اس کو بے اختیار اپنے دماغ پر غصہ آیا۔ملازمہ نے جواب دینے کے بجائے اسے ایسے گھورا جیسے ماہ رخ کا دماغ چل گیا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آ جی، گجرات کے مہاراجہ، جابر راؤپٹنی۔ آپ نہی جانتیچ؟"اس نے اپنے گجراتی لہجے میں حیرانی سے جواب دیا۔

"ظاہر سی بات ہے میں جانتی ہوں، میں صرف یہ دیکھنا چاہ رہی تھی ک اسکے ملازم اسکے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں"اسنے فوراً گڑبڑا کر جواب دیا- ماہ رخ کو ڈھیر سارا غصّہ آیا-اسے بے خبری سے نفرت تھی اور خود کے بیوقوف سمجھے جانے سے تو اور بھی نفرت تھی، چاہے ایسا خواب میں ہی کیوں نہ ہو-

"جی، مہاراجہ نے کہا تھا کے آپ حیدر آباد کے ہوچ، تو آپ کے لئے وہیں کا جوڑا تیار ہیچ-آپ بدل لو، مہاراجہ نے آپکو بلایا ہے جی جلدی سے-"وہ ملازمہ بہت مشکل سے اردو میں بات کر رہی تھی-

"اچھا ٹھیک ہے، بھر انتظار کرو-جب میں لباس تبدیل کر لونگی تو تمہیں آواز دونگی تم آ کے مجھے لے جانا-"ماہ رخ نے بیزاری سے بستر پر دھرے لباس کو دیکھا جو کہ غالباً تب لایا گیا تھا جب وہ کاغذوں کو دیکھنے میں مصروف تھی- ملازمہ کے تاثرات سے لگتا تھا اسکو آدھی بات سمجھ آئی اور آدھی سر کے اوپر سے گزر گئی-

"کیوی وچتر ستری"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(کیا عجیب عورت ہے؟) گجراتی میں بڑبڑاتی وہ باہر نکل گئی جب کہ ماہ رخ شش و پنج میں مبتلا وہیں کھڑی نرم لباس کو تکتی رہی-اس کا خواب عجیب سے عجیب تر ہوتا جا رہا تھا- کچھ ساعتیں گزریں اور ماہ رخ باہر نکلی-اب وہ ہلکے جامنی رنگ کی انارکلی میں ملبوس تھی جسکا گھیر بہت نفاست سے بنا ہوا تھا، ایسے جیسے اسے کسی راج ہنس کے لئے خصوصی طور پر بنوایا گیا ہو- بال اب اس نے کمرے کی سنگھار میز پر رکھی لکڑی کی کنگھی سے سنوار لیے تھے- لکڑی کی کنگھی کو کے بہت مشکل تھی لیکن چونکہ ماہ رخ کے بال بہت نرم ملائم تھے اسلئے زیادہ دقت پیش نہیں آئی- جیسے ہی اس نے کمرے سے باہر قدم رکھا، دو لوگوں کی ٹکٹکی بندھی-ایک ملازمہ تھی جو اسے دیکھ کر ہی اپنی جگہ جم گئی تھی اور دوسری وہ خود تھی جو محل کی راہداریوں کو حیران نظروں سے دیکھ رہی تھی- یہ تو واقعی اصل محل تھا-

"بہت سندر ہو جی" ملازمہ سے اسکی تعریف کے بنا نہیں رہا گیا- وہ ابھی بھی پہلے جیسی ماہ رخ ہی تھی، عام شکل و صورت والی لیکن پرانے زمانے کے لوگوں کو تو ہر وہ انسان خوبصورت لگتا تھا جس کی آنکھیں ہلکے رنگ کی ہوں اور رنگت عام جنتا کی طرح سنہری یا سانولی نہ ہو- یہ مہربانی بھی باہر سے آئے انگریز اور فرانسیسی باشندوں کی تھی جنکی بدولت برصغیر کے اندر خوبصورتی کا معیار اور پیمانہ دونوں ہی بدل گیا تھا- لیکن ماہ رخ ابھی ان چیزوں سے بے خبر تھی-اسے بے خبری سے نفرت تھی، اسے کون بتاتا کہ بے خبری نعمت ہے-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیسے جانا ہے مہاراجہ کے پاس؟" ماہ رخ نے اسکی تعریف کو نظر انداز کی ئے اپنا مدعا سامنے رکھا۔

"میں لے جاتی ہوں۔اور جی، مہاراجہ کے سامنے جھکنا ہے" کہنے کے ساتھ وہ اسے خود اپنی کمر اور سر جھکا کر دکھا رہی تھی۔شاید اسے لگ رہا تھا کے ماہ رخ کو اسکا گجراتی لہجہ سمجھنے میں دشواری پیش آ رہی تھی۔

"ماہ رخ نہیں جھکتی" وہ گردن کو کڑا کر بڑبڑائی اور ملازمہ کے پیچھے چلدی۔ محل بہت زیادہ متاثر کن طرز پر تعمیر کیا گیا تھا۔ماہ رخ نے بہت سی تاریخ کی کتابوں میں ایسے محلوں کا ذکر پڑھ رکھا تھا۔پورا محل سنہری چھاؤں کی لپیٹ میں تھا اور ماہ رخ کو یہ جاننے میں مشکل ہوئی کہ اسکا اصل رنگ سنہری ہی تھا یا پھر سفید۔راہداریوں میں جابجا ستون کھڑے تھے جن کے بیچ بہت بڑے بڑے کھڑکیوں نما روشن دان تھے جہاں سے سامنے واقع اصطبل نظر آ رہا تھا۔شاید یہ محل کا عقبی حصّہ تھا۔باڑے کی بو جب ہوا کے گرم تھپیڑے کے ساتھ اندر داخل ہوئی تو ماہ رخ نے بے اختیار ناک سکیڑی۔اسے گندگی اور بو سے سخت چڑ تھی، وہ بہت نفاست پسند تھی۔ ساتھ ساتھ وہ اپنے دائیں ہاتھ پر چٹکی بھرتی جا رہی تھی کہ وہ جلدی جاگ سکے، اسے اس خواب سے کوئی اچھا احساس نہیں آ رہا تھا۔کیا تک تھی اس خواب کی؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لمبی راہداری ختم ہوئی تو اس نے ملازمہ کے ساتھ ہی قدم روک دیئے-اب سامنے سیڑھیاں تھیں-اتنی بڑی اور وسیع سیڑھیاں کہ ماہ رخ کو بے اختیار چند سال پہلے پڑھی ہوئی ہیری پوٹر سیریز یاد آئی-اس نے سیڑھیاں چلنے کی خاطر اپنی انارکلی کو ذرا سا اونچا کیا اور اترنے لگی-سیڑھیاں بلکل سیدھی تھیں اور بہت گہرائی میں اترتی تھیں لیکن پھر بھی راہداریوں سے آتی روشنی اتنی تھی گویا ماہ رخ کے ساتھ سنہری چمک کا لحاف بھی اتر رہا ہو-جب سیڑھیاں ختم ہوئیں تو ماہ رخ کے قدم زنجیر ہوئے-یہ راہداری اور بھی شاندار تھی،اس میں اونچی چھتیں تھیں اور ان سے بہت زیادہ بڑے اور قیمتی فانوس تھے-وہ فانوس بہت قدیم زمانے کے لگتے تھے اور ماہ رخ کو یہی بات کھل رہی تھی-

"میں کہاں ہوں؟"اس نے سانس روک کے سوال داغا-

"آ جی،آپ گجرات کے شاہی محل ہو چ"ملازمہ تو اسکے اچانک سوال پر گڑبڑا گی تھی-

"نہیں،میرا مطلب میں کس وقت میں ہوں،کس زمانے میں؟"ماہ رخ کے پھیپھڑے سانس لینے سے انکاری تھی-

"آ جی،مجھے معلوم نہیں ہے جی-میں ٹھہری نوکرانی-شاید انیسویں صدی-"اس نے اردو پر قائم رہنے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے اطلاع دی اور ماہ رخ کا دل بھی سانس کے ساتھ رکنے لگا کیونکہ اسے ایک دم سے احساس ہوا تھا کہ شاید،شاید یہ خواب نہیں تھا-اس نے اپنے دائیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بازو پر موجود نوچے جانے کے سرخ نشان کو دیکھا، پھر لمبی سانس بھر کر سر کے خم سے ملازمہ کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا- سامنے دربار تھا-

---

نحل اب تک حیران تھی- وہ یہ طے نہیں کر پا رہی تھی کہ شہرام واقعی اتنا ہی خوبصورت ہے جتنا دیکھنے میں لگ رہا تھا یا پھر یہ بھی اسکی نظر کا دھوکہ تھا- باغ سے نکلتے ان تینوں کی چال کا رخ اب سامنے بنی قلعہ نما عمارت کی طرف تھا- شہرام نے اپنی سیاہ چمکدار آنکھیں چھوٹی کر کے پہلے نحل کے اشتیاق کو دیکھا اور پھر بہرام کے بار بار نحل کو غصّے سے گھورنے کو دیکھا-

"بہرام وہ ابھی ابھی آئی ہے- اسکے ساتھ اتنا غصّہ مت کرو-" اس نے نہایت نرمی سے اسکے کان کے قریب سرگوشی کی-

"کسی تیسرے کی موجودگی میں سرگوشی کرنا غیر مہذب بات ہے" جواب نحل کی طرف سے آیا تھا جس کو شہرام نے کھسیانا سا ہنس کے ٹال دیا البتہ بہرام کے غصے میں کوئی کمی نہیں آئی تھی-

(ہونہہ، آج ہی آئی ہے اور آج ہی میرے کپڑوں پر اور ناک پر تبصرہ کرنے بیٹھ گئی، بدتمیز لڑکی)

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نحل اب چونکہ تمہیں یہاں آئے کافی ساعتیں بیت گئی ہیں، ہمیں کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔" شہرام نے ہی بات کا آغاز کیا۔

"ہاں ہاں بھئی، جو بات کرنی ہے کرو، کوئی روک ٹوک تھوڑی ہے" مزے سے جواب دیا گیا۔

"اندر چل کر بات کرتے ہیں" شہرام نے سر سے اس قد آور عمارت کی طرف اشارہ کیا۔

عمارت کا اگواڑہ چکنے پتھروں سے بنا تھا جو سرمئی رنگ کے تھے۔ دکھنے میں وہ کسی محل کا چھوٹا ورژن لگتا تھا کیونکے وہ اتنی ہی شان سے کھڑا تھا جیسے کوئی قلعہ فتح کیئے جانے کے بعد کھڑا ہوتا ہے۔ عمارت پر جابجا ہلکی ہلکی کائی اور چھوٹی جنگلی گھاس اگی تھی جو اسے اور دلکش بنا رہی تھی گویا چٹان میں زندگی کے آثار ہونے کا دعویٰ کر رہی تھی۔ جیسے جیسے نحل اسکے قریب بڑھتی گئی تو اسکا منہ مارے حیرت کے مزید کھلتا گیا، سبز آنکھیں اور بھی پھیلتی گئیں کیونکہ وہ عمارت خاص تھی۔ اسکو دور سے دیکھو تو بہت چھوٹی لگتی تھی جیسے عام سی حویلی ہو لیکن جیسے ہی قریب آؤ تو تمہیں پتا چلے گا کہ وہ اصل میں بہت اونچی اور چوڑی ہے۔

"واؤ! یہ تمہارا گھر ہے شہرام؟" نحل نے اچانک بہت جوش سے خاموشی کی لڑی توڑی۔

"نہیں نہیں، میرا نہیں بھی ہے اور ہے بھی۔ اندر چلو میں سب بتاتا ہوں" اس کو اس لڑکی کے جوش کی وجہ سمجھ نہ آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(ہونہہ، پوری پاگل لڑکی ہے اور مجھے مسخرہ کہہ رہی تھی، توبہ استغفار) سوچنے والا بہرام تھا جس کا دل چاہ رہا تھا کہ اس لڑکی کو محل کے پیچھے والے کنوئیں میں پھینک آئے۔

جب وہ لوگ محل کے دروازے پر پہنچے تو وہاں کھڑے پانچ مسلح چوکیداروں نے شہرام کو سلام کیا اور ان کے لیے پتھر کا بھاری دروازہ کھولا۔ نحل نے نوٹ کیا کہ ان سپاہیوں نے کوئی وردی نہیں پہنی تھی یعنی وہ کسی شاہی خاندان کے فوجی نہیں تھے اور اس کو یہ بات بھی کافی عجیب لگی کہ یہ محل بلکل الگ تھلگ جگہ پر تعمیر تھا۔ اسکے آس پاس کوئی چھوٹا بڑا گھر تھا نہ ہی کوئی حویلی۔ دور دور تک کوئی دکان بھی نہیں تھی۔

"اب چلی بھی جاؤ اندر" بہرام نے جل کر بولا جو اسکے رکنے کی وجہ سے دروازے کے باہر ہی کھڑا رہ گیا تھا۔ نحل نے پرسوچ نگاہوں سے اسے دیکھا۔ وہ واقعی کوئی اغوا کار نہیں لگتا تھا اور یہ صاف فضا جیسے ماحولی آلودگی وہاں پر نہ ہونے کے برابر ہو، اب اسے یقین آرہا تھا کہ وہ واقعی وقت میں پیچھے آگئی ہے۔ وہ واقعی اٹھارہ سو پندرہ میں آگئی تھی۔ حیرانی سی حیرانی تھی۔

جب وہ لوگ اندر آئے تو محل کو بہت خاموش پایا۔ اکا دکا ملازموں کے علاوہ کوئی موجود نہ تھا۔ اندر کا حصّہ بھی چکنے سرمئی پتھروں سے بنا تھا جس کے باعث ٹھنڈ سی تھی اور اندھیرا بھی تھا۔ راہداریاں بہت زیادہ لمبی تھیں اور چھت بہت اونچی تھی۔ دیواروں پر جابجا قدیم طرز کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چراغ لگے تھے-کیا کہتے ہیں انھیں انگریزی فلموں میں؟ نحل نے یاد کرنا چاہا-ہاں، سکونس (sconce) کہتے ہیں انھیں-وہ اپنی ذہانت کو داد دے رہی تھی کہ.....

"آچھو!" زوردار چھینک کی آواز پر نحل گویا اچھل سی گئی اور ایک دم ہی دل پہ ہاتھ رکھ کر اپنے آپ کو گرنے سے روکا-

"یااللہ! کیا مسلئہ ہے تمہارا؟ جان نکال دی" غصّے سے تن فن کرتی وہ آگے بڑھ گئی-

بہرام نے صرف کندھے اچکائے جیسے کہہ رہا ہو تمہاری جان نکل بھی جاتی تو مجھے کیا-جب نحل اور شہرام آگے بڑھنے لگے تو بہرام دل کھول کر مسکرایا-اب پتہ چلانا اس لڑکی کو-اور اگر تم اسے مسکراتے ہوئے دیکھ لیتے تو تم بھی کہتے "cutie pie"-

---

دربار کو دور سے دیکھنے پر ہی ماہ رخ کو طاقت و سازش کی بو آنے لگی۔یہ وہ جگہ تھی جہاں پر روز جانے کتنے لوگوں کی زندگی کا سودا ہوتا تھا، جانے کتنے لوگ بے گناہ ہو کر بھی مجرم ٹھہرائے جاتے تھے، جانے کتنے سیاسی کھیل ترتیب دیئے جاتے تھے۔ اس کو داخل ہوتے ہی اس جگہ سے نفرت ہوئی۔دربار ماہ رخ کے لان سمیت پورے گھر سے بھی لمبا تھا۔داخلی دروازے سے دیکھو تو تخت پر براجمان راجہ تمہیں کسی چھوٹی چیونٹی کی مانند لگے گا۔جیسے جیسے تم قریب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جاؤ گے تو تمہیں راجہ کی طاقت کا اندازہ ہو گا کیونکہ اس کا تخت اتنا اونچا تھا کہ تمہیں اپنا آپ چیونٹی کی مانند لگے گا۔ دربار میں جامنی قالین بچھا تھا جس پر انتہائی تفصیل سے گجراتی کام تھا، کونوں پر درمیانے سائز کے سفید شیشہ نما نگینے جڑے تھے جو پاؤں کے وزن سے ٹوٹتے نہ ہی چلنے والے کو چبھتے۔ قالین کی دائیں اور بائیں جانب جابجا کرسیاں لگی تھیں اور ان میں بھی شفاف شیشے جڑے تھے۔ یہ کرسیاں فی الحال خالی تھیں۔ راجہ گجراتی طرز کے پھولے ہوئے شاہی کپڑوں میں ملبوس تھا جن پر شیشوں کا کام تھا، سر پر ایک بھاری پگڑی نما ٹوپی تھی جو اس کے حکمران ہونے کا ثبوت تھی۔ محل کے باقی حصوں کے برعکس اس کمرے میں کھلے روشن دان نہیں تھی، صرف راجہ کے تخت کے پیچھے ایک اونچے کھڑکی تھی جس سے چھن کر دھوپ کمرے میں برس رہی تھی۔ یہی روشنی تخت سامنے گردن کڑائے کھڑی ماہ رخ پر پڑی تو اس کا وجود روشن ہو گیا۔ ہلکا جامنی رنگ جس میں وہ ملبوس تھی، روشنی میں نہا گیا، سرمئی آنکھیں اور بھی ہلکی پڑیں۔ دھوپ کے باعث ان آنکھوں کو چندھیا جانا چاہیے تھا لیکن وہ ایسے کھڑی تھی جیسے روز سورج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کی عادی ہو۔ دھوپ بھی اس کی آنکھوں کے طوفان کو بحال نہ کر سکی۔ راجہ کی آنکھوں کا اشتیاق بھی بڑھ گیا۔

"تم جھکی نہیں، لڑکی۔ مغرور ہو تم!" راجہ کا لہجہ گجراتی تھا مگر اردو تلفظ صاف تھا۔ غرور اس اٹھی گردن والی لڑکی پر جچتا تھا جابر راؤ پٹنی نے زندگی میں پہلی بار اعتراف کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے کیوں بلایا ہے اور میں یہاں کیسے آئی؟ میرا وقت میں یوں اچانک پیچھے آجانا ناقابلِ یقین بات ہے۔"اس نے سرد انداز میں اپنی بات سامنے رکھی۔

"اتنی جلدی کیا ہے؟ تمہیں سب پتہ چل جائیگا۔وقت کبھی چپ رہتا ہے بھلا؟ یہ بتاؤ تم بیگم ماہ رخ ذولفقار ہی ہو نا؟"اس بار آنکھوں میں مزاح تھا جیسے ماہ رخ کی الجھن نے اسے بہت لطف اندوز کیا ہو۔

"ہاں اور تم گجرات کے وہی حکمران ہو نا جسنے اپنی وفاداری انگریزوں کو بیچ دی؟"وہ ماہ رخ تھی۔کوئی اسکے جذبات کے ساتھ کھل نہیں سکتا تھا۔ماحول میں ایک دم سے تناؤ سا چھا گیا،راجہ کو اہانت کے احساس نے آن گھیرا۔

"تو سب صحیح کہتے ہیں، تمہاری زبان بھی اتنی ہی تیز ہے۔لیکن لڑکی مجھ سے بات کرتے ہوئے احتیاط برتنا۔میں یہاں کا راجہ ہوں، یہاں کا خدا۔جو ہوتا ہے میری مرضی سے ہوتا ہے۔"

"اپنے زوال سے پہلے ہر زمینی خدا یہی کہتا ہے"ماہ رخ نے ذرا سے کندھے اچکائے،"مجھے یہاں کیوں بلایا ہے،راجہ جی؟"آخر میں آواز طنز سے لبریز تھی۔

"مجھے تمہاری پیشہ ورانہ خدمات درکار ہیں۔"

"کیسی خدمات؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"حیدر آباد کے نظام کے ساتھ ہمارے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں-اگلے مہینے وہاں ایک تقریب ہے جس میں ایک بہت اہم انگریز عہدیدار،وارین ہیسٹن بھی مدعو ہے"ماہ رخ کی آنکھوں میں تجسس اور الجھن کے ملے جلے تاثر نے جنم لیا-"میں چاہتا ہوں تم وہاں جاؤ اور اس سے ایک خاص انگوٹھی چوری کر لاؤ جو کہ کبھی گجرات کے خزانے کا اثاثہ ہوا کرتی تھی-ویسے تو یہ چوری نہیں ہو گی لیکن مجھے وہ انگوٹھی ہر حال میں چاہیئے- تمہیں اس آدمی کا قتل بھی کرنا پڑے تو بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں-"آخری بات پر ماہ رخ کا دل دھک سے رہ گیا-

"تمہاری ہمّت کیسے ہوئی؟میں کسی کا قتل نہیں کرونگی نہ ہی کر سکتی ہوں"وہ غصّے سے غرائی-

"تم کر سکتی ہو"راجہ نے اسکی پہلی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے جواب دیا-

"تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو؟"اسکی آنکھوں کی برف میں شعلے دھک رہی تھے-

"کیونکہ یہ پہلا قتل نہیں ہے جو تم کرو گی- قتل ہی تمہارا پیشہ ہے، بیگم ماہ رخ!"کہتے ہوئے راجہ کے چہرے پر ایک مکروہ مسکراہٹ رینگ گئی-ماہ رخ کی آنکھوں میں بے یقینی در آئی-وہ کچھ بھی ہو سکتی تھی لیکن قاتل نہیں-وہ کسی کی جان نہیں لے سکتی تھی-وہ عزت دار تھی،ایسے گھناؤنے کام وہ نہیں کر سکتی تھی-

"نہیں"وہ غرائی"میں قاتل نہیں ہوں، تم نے میرے بارے میں ساری معلومات غلط انسان سے نکلوائی ہے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ انسان کیسے غلط ہو سکتا ہے جس نے تمہیں قاتل بنایا ہے؟" راجہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی، اسے اپنی ہی باتیں محظوظ کر رہی تھیں۔

"میں کسی کا قتل نہیں کروں گی" گردن کو مزید کڑائے وہ اب پر عزم لہجے میں بولی۔

"ہر شخص کی قیمت ہوتی ہے، میرے پاس بھی تمہارے لیے ایک سودا ہے" راجہ نے سر سے پیچھے کھڑے مؤدب نوکر کو اشارا کیا تو داخلی دروازہ کھولا گیا، اور تقریباً بارا مسلح سپاہیوں کی معیت میں دو مجرم اندر چلے آئے۔ ان کے ہاتھ زنجیروں نے جکڑ رکھے تھے اور منہ کالے رومالوں سے ڈھکے ہوئے تھے۔ ماہ رخ نے پیچھے مڑ کر دیکھا، ان میں سے ایک فربہی مائل آدمی کا جسم تھا اور دوسرا کسی نازک اور دراز قد عورت کا۔ ماہ رخ نے دوبارہ راجہ کو دیکھا اور سوالیہ ابرو اچکائی۔ راجہ نے سر کے خم سے ایک سپاہی کو اشارا کیا تو ماہ رخ نے اسے قیدیوں کے نقاب اتارتے ہوئے دیکھا۔ ان کے منہ اب بھی بندھے ہوئے تھے تو وہ بول نہیں سکتے تھے۔ سب سے پہلی چیز جو ماہ رخ نے دیکھی وہ دو نرم سی سرمئی آنکھیں تھیں۔ ماہ رخ کو لگا اسکا دل بند ہو گیا، سانس تھم گئی اور وقت بھی رک گیا۔ اسکے والدین اسکے سامنے کھڑے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو تم کہنا چاہ رہے ہو کہ تم دونوں بھی ایسے ہی بیٹھے بٹھائے وقت میں اتنے پیچھے آ گے ؟"

نحل سے تو گویا یہ بات ہضم ہی نہیں ہو رہی تھی-وہ تینوں ایک بہت بڑے کمرے میں موجود تھے جہاں جا بجا کاغذوں سے بھری الماریاں تھیں اور دو لکڑی کی میزیں بچھی تھیں-ایک پہ نحل باقاعدہ آلتی پالتی مار کر بیٹھی ہی تھی اور دوسرے کے سرہانے شہرام کھڑا تھا جبکہ بہرام منہ بنائے نحل کی میز سے ساتھ کمر ٹکائے کھڑا تھا-

"بیٹھے بٹھائے نہیں-میں سو رہا تھا پچھلے ہفتے اور پھر ادھر آ گیا" بہرام نے ناک سکوڑے تصحیح کی-

"ہاں ہاں، وہی مطلب ہے" اس نے بڑی کوفت سے بہرام کو دیکھا جو اپنی زکام زدہ آواز میں چھینکوں کے درمیان کوئی دس بار اسکی غلطیاں نکال چکا تھا-

شہرام نے نحل کی تائید کرتے ہوئے سر ہلایا-وہ ایک خوبصورت مرد تھا- نحل کے بے حد اسرار پر اس نے بتایا کہ وہ اس سال کے آخر میں انتیس برس کا ہو جائے گا-اسکی آنکھیں چمکدار اور سیاہ تھیں-ان آنکھوں سے ذہانت چھلکتی تھی-چہرہ کسی یونانی طرز پر بنائے گئے پتلے کی طرح تراشا ہوا تھا- نحل نے دل میں اسکے چہرے کو "perfectly sculpted" کہا تھا- رنگت سانولی، گندمی سی تھی کہ دھوپ پڑے تو تمہیں لگے وہ سونے کے پانی سے نہا گیا-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بال بھی سیاہ تھے گویا چارکول ہو اور کافی رف انداز میں کٹے ہوئے تھے کہ انکی نوکیں اسکے ماتھے پر بکھری تھیں۔

"میں پانچ سال پہلے آیا تھا اور جب میں آیا تو میری آنکھ اسی محل میں کھلی تھی۔مجھے یہاں کے ملازموں سے ہی بتایا کہ یہ محل کسی ماہ رخ ذولفقار نامی لڑکی کا ہے اور جب تک وہ یہاں نہیں آجاتی تب تک اسکی دیکھ بھال کا ذمہ میرا ہے اور....."

وہ جو کب سے بولا جارہا تھا ایک دم روک گیا۔وجہ نحل کا کھلا ہوا منہ اور حیرت کے آخری درجے پہ فائز پھیلی ہی آنکھیں تھیں جن کی پتلیاں حرکت تک نہیں کر رہی تھیں۔بہرام کا دل تو بہت چاہا کہ اسکے تمسخرانہ تاثرات پر کوئی طنز کرے لیکن جب بولا تو صرف اتنا "اے لڑکی، کیا ہوا تمہیں؟"

"یہ محل ماہ رخ کا ہے؟" بغیر آواز کے سرگوشی کی۔وہ کسی ٹرانس میں تھی۔

"سنو، کیا ہوا؟" بہرام نے اب اسکا کندھا ہلایا اور ساتھ ہی الجھن سے شہرام کو دیکھا۔

"میں ماہ رخ کو جانتی ہوں، مطلب ماہ رخ ذولفقار میری سب سے...سب سے اچھی دوست ہے۔" رک رک کر الفاظ ادا کیے۔ سبز ساکت آنکھوں میں ہوا لگنے کے باعث پانی بھر آیا۔

شہرام اب اس کاغذوں سے بھرے کمرے میں کچھ تلاش کر رہا تھا جبکہ بہرام فکر مند سا نحل کو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھ رہا تھا جو ابھی تک سکتے میں تھی-بے یقینی سی بے یقینی تھی-یہ کیا ہو رہا تھا؟کیوں ہو رہا تھا؟

"یہ لو"اب بہرام نے میز کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اسکے آگے ایک چاندی کا پیالہ بڑھایا جس میں پانی تھا-

"ماہ رخ کہاں ہے؟وہ یہاں کیوں نہیں آئی؟کیا کیا ہے تم لوگوں نے اسکے ساتھ؟"سن سی بیٹھی نحل اب بھی بڑبڑا رہی تھی-سبز آنکھوں میں نمی آنے لگی تھی،اسکی دوست کہاں چلی گئی تھی-

"ہمیں نہیں پتا وہ کہاں ہے-میں سچ کہہ رہا ہوں-اگر تم کہو گی تو ہم تمہاری مدد کریں گے اسے ڈھونڈنے میں لیکن تم اس طرح الزام مت لگاؤ"بہرام نے نرمی سے کہا اور پھر پانی کا پیالہ اسکے ہاتھ میں پکڑا دیا-"ہیں نا،شہرام؟کرینگے نا مدد؟"اب بہرام اٹھ کر شہرام کی طرف گھوما جو ابھی بھی کچھ تلاش کر رہا تھا-دفعتاً شہرام ہاتھ میں مطلوبہ شے لیے پلٹا-وہ ایک پینٹنگ تھی-اس نے پینٹنگ کا رخ نحل کی جانب کیا اور سوال داغا-

"یہ ہے ماہ رخ؟"وہ اس کی فل پوٹریٹ تھی جو کہ اسکی کم عمری میں بنائی گئی تھی-تصویر والی ماہا بہت کھل کے مسکرا رہی تھی اور غالباً بارا تیرہ سال کی تھی-نحل اسے ایک جھٹکے میں پہچان گئی اور زور زور سے ہاں میں سر ہلانے لگی-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہی ہے اس محل کی مالکن، یہاں کی ملکہ "شہرام نے تصویر کو دیکھ کر تصدیق کی۔

دس پندرہ منٹ بعد انہوں نے نحل کو خوب سارا کھانا کھلایا تو اسپے چھایا سکوت اترا۔

(توبہ استغفار، کتنا کھاتی ہے یہ لڑکی) بہرام سوچے بنا نہیں رہ سکا۔

"اچھا یہ تو بتاؤ، تم دونوں کے نام اتنے ملتے کیوں ہیں؟ شہرام، بہرام.. دونوں میں رام رام...."

"کیونکہ شہرام میرا تایا زاد ہے۔جب میں ایک ہفتہ پہلے یہاں آیا مجھے بھی تب پتا چلا" اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتی بہرام نے اسے جواب دیا۔شہرام اسے نحل کے پاس بٹھا کر خود کچھ کام نمٹانے چلا گیا تھا۔

"اچھا اچھا، ویسے میں نے نہ تمہیں اس خانساماں سے بات کرتے سن لیا تھا" نحل نے مزے سے بوٹی کا ٹکڑا چباتے ہوئے بتایا۔بہرام کے تو مانو رونگٹے کھڑے ہو گئے۔تو کیا اس نے وہ برائی بھی سن لی تھی جو وہ کب سے خانساماں سے اس کے بارے میں کر رہا تھا؟ اس سے پہلے وہ اپنے دفاع میں کوئی صفائی پیش کرتا، نحل بری طرح ہنسنے لگی، قہقہہ لگا کر۔

"وہ تمہیں بہرا بہرا بول رہا تھا، ہیں نا؟" نحل نے ہنسی کے ہچکولوں کے درمیان پوچھا۔

"نہیں، وہ بہرام ہی بول رہا ہو گا۔تم بہری لگتی ہو مجھے۔تم نے غلط سنا ہو گا۔" بہرام نے جل کر جواب دیا۔لو جی، اب اسکو بھی مشہور زمانہ لقب کا علم ہو گیا۔

"جھوٹ مت بولو، پتا ہے مجھے۔نک نیم ہے نا تمہارا؟" وہ اور مزے سے بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں ہے، تو؟" اب کہ اس نے درشتی سے کہا۔

"تو اب میں تمہیں اسی نام سے بلاؤنگی" اس نے ایک پیاری سی مسکراہٹ کی نمائش کی اور ساتھ رکھا انار کا شربت غٹک گئی۔

"توبہ استغفار لڑکی، ابھی مجھ سے ملے دیر ہی کتنی ہوئی ہے جو تم سیدھا نیک نیم تک پہنچ گئیں؟ پورا نام تک تو پتا نہی ایک دوسرے کا۔" اس نے اپنی منطق بتا کر اسے اس منحوس نام سے باز رکھنا چاہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ابھی پتا چل جائے گا نام۔ میرا نام ہے نحل احرام اور تمہارا؟" بوٹی کا نیا ٹکڑا اٹھاتے وہ اپنی طرف سے بھرپور دوستی کا مظاہرہ کر رہی تھی۔

"بہرام سیال" منہ بسورتے جواب دیا گیا۔ "آچھو!" بے اختیار چھینک نے دونوں کو چونکا دیا۔ اور اسکی سرخ ناک کو دیکھ کر نحل ایک بار پھر پوری قوت سے ہنس پڑی جبکہ وہ خفیف سا بڑبڑاتا رہ گیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے؟" ماہ رخ ذوالفقار کے پیروں تلے زمین نکال لی گی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ وقت کا چکّر ہے، ناممکن بھی ممکن ہے" راجہ کی سرد آواز کانوں سے ٹکرائی- یہ طریقہ تھا ان حکمرانوں کے انتقام کا اور یہ دستور اب تک قائم ہے-

ماہ رخ ہوش میں آئی تو اپنے ماں باپ کی طرف لپکی لیکن اسکے سامنے دو باوردی سپاہی آگ ئے- ان کے ہاتھوں میں نیزے تھے- وو آگے بڑھی اور دونوں کو پوری قوت سے دھکّا دیا، گھسیٹنا چاہا لیکن بے سود- وحشت سی وحشت تھی- عجیب سی بے چینی تھی جیسے اس نے ابھی ماں باپ کو گلے نہ لگایا تو وہ ویسے ہی چھوڑ کے چلے جاینگے-

"میرا راستہ چھوڑو!" وہ پوری طاقت سے چلائی- آواز دربار کی دیواروں ٹکرا کر واپس اسکے کانوں تک لوٹی جیسے پورے شہر میں اسکی حالت زار کی خبر نشر کر دی گئی ہو-

"اپنی قوّت بچا کے رکھو لڑکی- جب تم میرا کام کر دو گی تو تمہارے والدین تمہیں واپس دے دی ئے جاینگے-"

www.novelsclubb.com

"میں تمہارے لیے کسی کا قتل نہیں کرونگی!" وہ زور سے دھاڑی-

"کوئی بات نہیں، ہم تمہیں سوچنے ک لیے وقت دینگے" اور سر سے پیچھے کھڑے سپاہی کو اشارا کیا- اس سے پہلے ماہ رخ اپنا دفاع کر پاتی سپاہی نے اسکے سر پر نیزے کا نچلا سر زور سے مارا- وہ بے اختیار بل کھا کے گری- آنکھیں بھاری ہوتی گئیں، تاریکی نے اسے اپنی گرفت میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لے لیا۔ ---

اس کی آنکھ بیچ میں بہت بار کھلی تھی لیکن تاریکی نے ہر بار اپنی گرفت سخت کر لی تھی۔اس دفعہ اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنی تمام تر ہمت مجتمع کی اور بھاری آنکھوں کے وزن کو مسل کر کم کرنا چاہا۔ اس کی پیٹھ میں کچھ چبھ رہا تھا۔وہ اٹھی تو خود کو ایک بے حد چھوٹی زندان میں پایا جو بھوسے اور گند سے بھری ہوئی تھی۔وہ سلاخوں کا سہارا لیے کھڑی ہوئی،اپنے گھومتے سر پہ قابو پایا اور ان سلاخوں کو زور سے جھنجھوڑا،ایسے کہ پوری جگہ سلاخوں کے بجنے کی آواز کسی افسردہ عورت کے ماتم کی طرح پھیل گئی۔

"مجھے یہاں سے باہر نکالو،مجھے باہر نکالو راجہ!" وہ زوردار آواز میں چلائی جس کے باعث اس کے سر میں شدید ٹیس اٹھی۔ "مجھے نکالو کیونکہ میں خود نکل جاؤں گی اور اگر نکل گئی تو خدا کی قسم تم موت کی دعا کرو گے!" وہ ابھی تک وحشیانہ انداز میں سلاخوں کو ہلا رہی تھی،پھر اس پر مکے مارنے لگی،اس کے ہاتھوں کی انگلیوں سے خون رسنے لگا لیکن وہ نہیں رکی۔

"میرے ماں باپ کے ساتھ کیا کیا ہے تم لوگوں نے؟ان کو نقصان مت پہنچانا ورنہ میں تم سب کو زندہ جلا دوں گی،سنا تم نے؟" وہ ہذیانی انداز میں چلا رہی تھی جب ایک نرم بھیگی سی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی- "ماہ پری؟" یہ وہ نام تھا جو اس کی ماں نے اس کو دیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ماں!"اس نے رندھی ہوئی آواز میں پکارا۔ اس کے سامنے والی زندان میں ایک عورت اور مرد کونے کی دیواروں سے سر ٹکائے بیٹھے تھے،اس نے دھیان نہیں دیا تھا۔

"آپ لوگ کہاں تھے؟میری پہلی زندگی میں آپ۔۔"فرطِ جذبات کی باعث وہ اپنی بات بھی مکمل نہ کر سکی۔

"اس زندگی کی تلخ یادوں کو بھول جاؤ تو بہتر ہے۔ابھی تم نے اس وقت میں بہت کچھ دیکھنا ہے، کرنا ہے۔"آواز اس کے باپ کی تھی جس کے بالوں کا چمکتا ہوا سیاہ رنگ ماہ رخ کو ملا تھا۔دو تین خاموش آنسو اس کی آنکھوں سے ٹپکے اور گالوں پر لڑھک گئے۔وہ کھڑے کھڑے تھک گئی تو سلاخوں پر سر رکھے ہی بیٹھ گئی۔

"تمہاری پیدائش پر ہی تمہاری تقدیر کی بساط بچھا دی گئی تھی اس لیے تقدیر سے مت لڑو نہ ہی مزاحمت کرو کیونکہ کھیل بھی خدا کی تقدیر کا اور اصول بھی اس کے۔تم صرف اپنا کردار ادا کرو اور احتیاط سے متناسب چال چلو"اس کے باپ کی نرم آواز نے اسے چونکا دیا۔کیسی بساط، کونسا کھیل؟اس کی زندگی کی کایا اچانک کیسے پلٹ گئی؟اس نے جب سامنے دیکھا تو اپنی ماں کی نرم سرمئی آنکھوں کو خود پہ پایا۔وہ آنکھیں کتنی پیاری تھیں۔اس کی نظریں پھسلتی ہوئی اپنی ماں کی گردن میں موجود نازک سی مالا پر گئی جو وہ ہمیشہ پہنتی تھی،اسے بہت کچھ یاد آیا اور بس اتنی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سی دیر میں ماہ رخ ذوالفقار نے تمام تر اصول پس پشت ڈال دیئے۔اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے گہرے سانس لیئے، آنسو پونچھے اور گردان تان کر کھڑی ہو گئی۔

"میری بات سنو سپاہی" وہ جانتی تھی آس پاس کے اندھیرے میں کوئی ایک نوکر تو اس پر نظر رکھ رہا ہو گا اور وہ درست تھی۔اس کے حکم پر ایک مسلح آدمی چلا آیا۔

"راجہ سے بولو ماہ رخ تیار ہے!" آنکھوں کا سرد تاثر لوٹ آیا تھا، آنکھوں کے سرمئی سمندر میں ایک بار پھر طغیانی آگئی تھی۔

---

www.novelsclubb.com